

265

آیات نمبر 101 تا 111 میں مشرکین کے معجزہ طلب کرنے کے حوالے سے موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے نو معجزوں کا ذکر جس کے باوجود فرعون اور اس کے سردار ایمان نہ لائے۔ قرآن کو تھوڑا تھوڑا اتارنے کی حکمت ۔ قرآن سن کر مشرکین ایمان نہیں لائے جبکہ پرہیز گار اہل کتاب اسے پہچان گئے ہیں کہ یہی وہی کتاب ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اللہ کے سب ہی نام اچھے ہیں۔ نماز کے دوران آواز میں میانہ روی اختیار کرنے کی تاکید۔ روز قیامت شرک کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہو گا

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ
جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ آپ یہ بات
خود بنی اسرائیل سے پوچھ لیجئے کہ جب موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے تھے تو یقیناً
ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو روشن نشانیاں عطا کی تھیں، پھر جب وہ فرعون کے پاس
گئے تو اس نے کہا کہ اے موسیٰ! میں سمجھتا ہوں کہ ضرور تجھ پر جادو کر دیا گیا ہے
قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ
اور موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جواب دیا تھا کہ تو خوب جانتا ہے کہ یہ بصیرت
افروز نشانیاں آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کسی اور نے نہیں اتاری ہیں وَ اِنِّیْ
لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ اور اے فرعون! میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ تو ضرور
ہلاک ہو کر رہے گا؟ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ مَنْ
مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ آخر کار فرعون نے ارادہ کیا کہ موسیٰ اور بنی اسرائیل کو اس سر
زمین سے اکھاڑ پھینکے، لیکن ہم نے اسے اور اس کے تمام ساتھیوں کو غرق کر دیا وَّ

قُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ لِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اسۡکُنُوا الۡاَرۡضَ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ
الۡاٰخِرَةِ جِئۡنَا بِکُمۡ لَفِیۡفًا ﴿۱۰۴﴾ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ
اب تم زمین میں سکونت اختیار کرو اور جب ہمارے وعدہ آخرت کا وقت آئے گا تو ہم
تم سب کو اکٹھا کر کے لے آئیں گے وَ بِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَ بِالۡحَقِّ نَزَلَ ؕ اے
پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) ! ہم نے اس قرآن کو بڑی حکمت کے ساتھ نازل کیا ہے اور یہ بڑی
حفاظت سے یہاں پہنچا ہے وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۱۰۵﴾ اور ہم
نے آپ کو مومنوں کو جنت کی بشارت دینے والا اور منکرین کو عذاب جہنم سے ڈرانے
والا بنا کر بھیجا ہے وَ قُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُکۡثٍ وَّ نَزَّلۡنٰهُ
تَنۡزِیۡلًا ﴿۱۰۶﴾ اور ہم نے قرآن کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ آپ اسے
لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور اسی لئے ہم نے اس کو نازل بھی بتدریج
تھوڑا تھوڑا کر کے کیا ہے قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا
الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ اِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ یَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ اے
پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) ! آپ ان کافروں سے کہہ دیجئے کہ تم اس قرآن پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ
لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب یہ قرآن ان لوگوں کے سامنے پڑھا جاتا ہے جنہیں اس
سے پہلے کتب آسمانی کا علم دیا گیا تھا تو وہ بے اختیار ماتھے کے بل سجدے میں گر پڑتے
ہیں وَّ یَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ کَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ﴿۱۰۸﴾ اور پکار اٹھتے
ہیں کہ پاک ہے ہمارا رب، بیشک ہمارے رب کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا وَ یَخِرُّوۡنَ

لِلۡاَذۡقَانِ يَبۡكُوۡنَ وَيَزِيۡدُهُمۡ خُشُوۡعًا ۩ ۱۰۹ [السجدہ] وہ روتے ہوئے سجدہ
میں گر جاتے ہیں اور اس قرآن کا سننا ان کے خشوع اور عاجزی میں اور اضافہ کر دیتا
ہے قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ
الۡحُسۡنٰى ۚ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! آپ کہہ دیجئے کہ تم اسے اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن
کہہ کر پکارو، جس نام سے چاہو اسے پکارو، اس کے سب نام ہی اچھے ہیں وَلَا تَجۡهَرۡ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا ۱۱۰ اور آپ اپنی نماز نہ
زیادہ بلند آواز سے پڑھیں نہ بالکل آہستہ آواز سے بلکہ دونوں کے درمیان اوسط
درجہ اختیار کیجئے وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ
شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ۱۱۱ اے
پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! آپ کہہ دیجئے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو نہ اولاد رکھتا
ہے اور نہ حکومت و فرمانروائی میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ وہ عاجز و بے کس ہے
کہ اسے کسی مددگار کی ضرورت ہو اور اس کی بڑائی کی پکار کو بلند کرو جیسی پکار بلند کرنی
چاہئیے رکوع [۱۲]